ماہنامہ
جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان
جرمنی

اخبار احمدیہ

ایڈیٹر ۔ صادق محمد طاہر

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT GERMANY

جلد نمبر ۳ ماہ وفا ۱۳۷۶ ہجری شمسی مطابق جولائی ۱۹۹۷ء شمارہ نمبر ۷

مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے

★★ ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ★★

نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔ اس کے غناء ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا، تسبیح اور تہلیل میں مصروف ہے بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہورہی ہے۔ اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہیئے وہ مزا نہیں آتا۔

دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزا نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہیئے کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۵۹)

جماعت احمدیہ جرمنی کی سولہویں مجلس شوریٰ کا انعقاد

ملک بھر سے 282 نمائندگان اور 111 نو مبائعین سمیت کل 524 احباب کی شرکت

امسال جماعت احمدیہ جرمنی کی سولہویں مجلس شوریٰ ۲ تا ۵ مئی بیت الرشید ہمبرگ میں منعقد ہوئی جس کی مختصر رپورٹ گزشتہ شمارہ میں شائع کی جاچکی ہے تاہم تاریخی نقطۂ نگاہ سے بعض ضرور امور شائع نہیں کئے جاسکے تھے جو کہ احباب کے ازدیاد ایمان کی خاطر ذیل میں شائع کئے جارہے ہیں۔

وہ تجاویز جن پر دوسرے روز بحث اور مشورہ کی کارروائی نہ ہوسکی وہ تیسرے روز یعنی ۵ مئی کو مکمل کی گئی اس طرح تمام مراحل کی تکمیل کے بعد اختتامی اجلاس کی باقاعدہ کارروائی میں سیکرٹری صاحب مجلس شوریٰ نے مختصر رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے بتایا کہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ تینتالیس ممبران نیشنل مجلس عاملہ، ۴۳ مہمانان خصوصی، جرمنی بھر سے ۲۸۲ نمائندگان اور ۱۰۲ زائرین شامل ہوئے۔ چنانچہ ریجن وار حاضری کچھ یوں رہی۔

کولون ۵۸، ہمبرگ ۵۰، ویزبادن ۵۰، سٹٹگارٹ ۳۲، ڈارمسٹڈ ۳۲، کاسل ۲۸، میونخ ۷، لوکل امارت فرینکفرٹ ۱۳، لوکل امارت گروس گیراؤ ۷ اور لوکل امارت کاسل سٹی ۷۔ علاوہ ازیں امسال تربیتی نقطۂ نظر سے مختلف قومیتوں کے نومبائعین کو بھی خصوصی طور پر مجلس شوریٰ میں شمولیت کی دعوت دی گئی تھی جس کے نتیجہ میں درج ذیل مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے ایک سو گیارہ نومبائعین احمدی احباب نے شرکت کی۔ جرمن ۸، البانین ۵۰، بوسنین ۷، عرب ۲۰، ترک ۳، افریقن ۱۱، افغان ۲، بنگلہ دیشی ۳، کرد ۳، سپینش ایک اور چیکش ایک۔

ایک خوشکن اور قابل ذکر امر یہ بھی ہے کہ امسال اس اہم موقع پر انتیس احمدی نوجوانوں نے بھی شامل ہوکر بڑی توجہ اور انہماک سے کارروائی کو سنا جو کہ ان کی دینی علوم میں ترقیات کے لئے بہت ہی مفید امر ہے اللہ تعالیٰ انہیں جماعت کا ایک مضبوط اور فعال حصہ بنائے۔ (آمین) مندرجہ بالا تمام کوائف کے پیش نظر خدا تعالیٰ کے فضل سے کل حاضری ۵۲۴ رہی (الحمدللہ)

انتظامی امور میں جہاں دیگر متعلقہ ناظمین و سیکرٹریان کی مساعی قابل قدر ہے وہاں ہمبرگ کی انتظامیہ کی خدمات بغرض اعادہ خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہیں کیوں کہ گذشتہ چند سالوں سے مجلس خدام الاحمدیہ اور جماعت احمدیہ جرمنی کی مجالس شوریٰ بیت الرشید ہمبرگ میں منعقد کی جاتی ہیں اور ہمبرگ کے ریجنل امیر صاحب کی معیت میں تمام کارکنان بڑے جوش اور ولولے کے ساتھ مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں اور دن رات ان فرائض کی بجاآوری میں کوشاں نظر آتے ہیں یہ بات جہاں دلوں کو خوشی پہنچاتی ہے وہاں یہ تقاضا بھی کرتی ہے کہ ایسے تمام کارکنان کے لئے دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اخلاص سے بڑھ چڑھ کر جزا دے اور دین اور دنیا کی بہترین حسنات سے نوازتا رہے اور ان کی نسلوں کو بھی پوری لگن کے ساتھ خدمت دین میں زندگیاں گذارنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

شوریٰ کے اختتامی اجلاس میں محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم (مبلغ انچارج جرمنی) نے بھی تربیتی نقطۂ نگاہ سے بعض نصائح فرمائیں اور قرآن کریم کی آیات (قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی ....) کے حوالے سے تزکیہ نفس اور ذکر

(باقی صفحہ ۴ پر)

مرزا طاہر احمد ایک روحانی پیشوا

حضور انور کی کاسل میں تشریف آوری سے متعلق ایک اخبار کا تبصرہ

ZU GAST IM LANDKREIS

Mirza Tahir Ahmad
Geistliches Oberhaupt

VELLMAR ■ Das Bild rund um das Bürgerhaus Vellmar-West erinnert an einen Staatsbesuch: Sicherheitskräfte mustern jeden, der sich nähert. Sogar vom Dach aus beobachten Wachen das Umfeld. Grund: der Besuch des Kalifen Hazrat Mirza Tahir Ahmad, dem vierten geistlichen Oberhaupt der in ihrer pakistanischen Heimat verfolgten muslimischen Ahmadiyya-Bewegung.

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۰ مئی کو کاسل ریجن کے ایک شہر Vellmar میں منعقدہ مجلس سوال و جواب میں رونق افروز ہوئے۔ جس کی خبر وہاں کے ایک مشہور اخبار HNA جس کی اشاعت دو لاکھ ساٹھ ہزار ہے، نے اپنے ۲۲ مئی کے شمارے میں شائع کی جس کا ترجمہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

شہر فلمار (VELLMAR) کے ٹاؤن ہال کے اردگرد کا علاقہ کسی شاہی مہمان کی آمد کا منظر پیش کررہا تھا۔ حفاظت پر مامور افراد ہر آنے جانے والے پر کڑی نگاہ رکھے ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ چھت پر بھی پہرے دار موجود تھے۔ یہ تمام اقدامات دراصل حضرت مرزا طاہر احمد کی متوقع آمد کے پیش نظر کئے گئے تھے جو کہ احمدیہ مسلم جماعت کے چوتھے امام ہیں اور اس وقت لندن میں رہنے پر مجبور ہیں کیوں کہ آپ کی جماعت کو اپنے وطن پاکستان میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔

آپ Vellmar میں ایک مجلس سوال و جواب کے لئے تشریف لائے تھے۔ ہال مہمانوں سے کھچاکھچ بھرا ہوا تھا۔ شہر کے میئر نے آپ سے احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں کے فرق کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے بڑے پرسکون انداز میں انگریزی

(باقی صفحہ ۴ پر)

جماعت احمدیہ جرمنی کی تبلیغی مساعی کا جائزہ ۔ کولون ریجن کی سبقت

بیسیوں تبلیغی نشستوں کا انعقاد ـــــ سینکڑوں افراد کا قبول احمدیت

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی بعض مجالس میں سوالات کے جوابات عطا فرمائے

ماہ مئی ۱۹۹۷ء جہاں تمام افراد جماعت جرمنی کے لئے اس لحاظ سے بابرکت ثابت ہوا کہ جہاں پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری سے فیض یاب ہونے کی سعادت میسر آئی وہاں شعبہ تبلیغ میں بھی اس کی اہمیت عیاں ہے کہ بعض مجالس سوال و جواب میں حضور انور نے خود تشریف لاکر غیر از جماعت افراد کی طرف سے کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔ جرمنی بھر میں ایسی ایک درجن سے زائد تبلیغی نشستوں کا انعقاد کیا گیا جس کے نتیجے میں بعض سعید روحوں کو نوراسلام و احمدیت سے فیض یاب ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

ذیل کی سطور میں شعبہ تبلیغ کی طرف سے جاری ہونے والی ماہ مئی ۱۹۹۷ء کی رپورٹ کا خلاصہ پیش کیا جارہا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں کولون ریجن نے حیرت انگیز طور پر نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور نہ صرف یہ کہ تمام ریجنز سے سبقت لے لی بلکہ ایک ماہ میں ہونے والی کسی بھی ریجن کی بیعتوں کی تعداد کے لحاظ سے ایک ریکارڈ قائم کیا اور چھ صد سے زائد افراد کو حلقہ بگوش احمدیت یعنی حقیقی اسلام کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس میں زون BOCHOLT کی مساعی خاص طور پر قابل

(باقی صفحہ ۴ پر)

"نِسَآءُ کُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ" سے متعلق

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی بیان فرمودہ تفاسیر

نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّکُمْ مُّلٰقُوْہُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

تمہاری بیویاں تمہارے لیے (ایک قسم کی) کھیتی ہیں پس تم جس طرح چاہو اپنی کھیتی کے پاس (ان کے پاس) آؤ اور اپنے لیے (کچھ) آگے بھیجو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ تم اس کو ملنے والے ہو اور تو مومنوں کو اس دن کے بارے میں خوش خبری دے۔

سورۃ البقرہ مندرجہ بالا آیت (۲۲۴) سے متعلق بعض حوالہ جات محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم (مبلغ انچارج جرمنی) نے ارسال فرمائے ہیں جو کہ افادۂ احباب کے لئے پیش خدمت ہیں ــــــــ (مدیر)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" تمہاری عورتیں تمہاری اولاد پیدا ہونے کے لئے ایک کھیتی ہیں۔ پس تم اپنی کھیتی کی طرف جس طور سے چاہو آؤ۔ صرف کھیتی ہونے کا لحاظ رکھو یعنی اس طور صحبت نہ کرو جو اولاد کی مانع ہو۔ بعض آدمی اسلام کے اوائل زمانہ میں صحبت کے وقت انزال کرنے سے پرہیز کرتے تھے اور باہر انزال کر دیتے تھے۔ اس آیت میں خدا نے ان کو منع فرمایا اور عورتوں کا نام کھیتی رکھا یعنی ایسی زمین جس میں ہر قسم کا اناج اگتا ہے۔ پس اس آیت میں ظاہر فرمایا کہ چونکہ عورت درحقیقت کھیتی کی مانند ہے جس سے اناج کی طرح اولاد پیدا ہوتی ہے سو یہ جائز نہیں ہے کہ اس کھیتی کو اولاد پیدا ہونے سے روکا جاوے ہاں اگر عورت بیمار ہو اور یقین ہو کہ حمل ہونے سے اس کی موت کا خطرہ ہوگا ایسا ہی صحت نیت سے کوئی اور مانع ہو تو یہ صورتیں مستثنیٰ ہیں ورنہ عند الشرع ہرگز جائز نہیں کہ اولاد ہونے سے روکا جائے۔

غرض جبکہ خدا تعالیٰ نے عورت کا نام کھیتی رکھا تو ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اسی واسطے اس کا نام کھیتی رکھا کہ اولاد پیدا ہونے کی جگہ اس کو قرار دیا اور نکاح کے اغراض میں سے ایک یہ بھی غرض رکھی کہ تا اس نکاح سے خدا کے بندے پیدا ہوں جو اس کو یاد کریں۔ دوسری غرض خدا تعالیٰ نے یہ بھی قرار دی ہے کہ تا مرد اپنی بیوی کے ذریعہ اور بیوی اپنے خاوند کے ذریعہ سے بدنظری اور بدعملی سے محفوظ رہے۔ تیسری غرض یہ بھی قرار دی ہے کہ تا باہم انس ہو کر تنہائی کے رنج سے محفوظ رہیں۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۷۹-۲۸۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں " عورت کو کھیت کہنے سے غرض کیا ہے؟

اول ۔ یہ کہ اس سے خلاف وضع فطرت عمل نہ کیا جاوے۔

دوم:۔ اس سے بکثرت جماع نہ کیا جاوے۔

سوم:۔ اس کی اور اس کے حمل کی ہمیشہ حفاظت ہو۔

چہارم ۔ جن کے بچے گر جاتے ہیں یا مر جاتے ہیں وہ اس تشبیہ سے فائدہ اٹھائیں کہ ایک سال صحبت ترک کر دیں جس طرح زمین اس ترک سے مضبوط ہو جاتی ہے اسی طرح وہ عورت قابل حمل رکھنے کے ہو جائے گی۔

پنجم ۔ اپنے کھیت میں دوسرے کا بیج پڑنے نہ دیں اس لئے کہ اس سے فساد ہوگا۔"

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۳۶۰-۳۶۱)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

" اس آیت میں عورت کو کھیتی قرار دے کر اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تم اپنی کھیتی کو پھلدار بنانے کی کوشش کرو۔ اسی کی طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بھی اشارہ فرماتی ہے کہ

تزوجوا الولود الودود فانی مکاثر بکم الامم

(ابو داؤد و نسائی ۔ کتاب النکاح)

یعنی تم ایسی عورتوں کے ساتھ شادی کیا کرو جو زیادہ اولاد پیدا کرنے والی اور اپنے خاوندوں کے ساتھ محبت کرنے والی ہوں۔ کیونکہ میں دوسرے نبیوں کی امت کے مقابل پر اپنی امت کی کثرت پر قیامت کے دن فخر کروں گا۔

(۲):۔ عورتوں سے ایسا سلوک کرو کہ نہ ان کی طاقت ضائع ہو اور نہ تمہاری۔ اگر کھیتی میں بیج زیادہ ڈال دیا جائے تو بیج خراب ہو جاتا ہے اور اگر کھیتی سے پے در پے کام لیا جائے تو کھیتی خراب ہو جاتی ہے۔ پس ہر کام ایک حد کے اندر کرو۔ جس طرح عقلمند انسان سوچ سمجھ کر کھیتی سے کام لیتا ہے۔ اس آیت سے یہ بھی نکل آیا کہ بعض حالات میں برتھ کنٹرول بھی جائز ہے۔ چنانچہ کھیتی میں سے اگر ایک فصل کاٹ کر معاً دوسری بو دی جائے تو دوسری فصل اچھی نہیں ہوتی۔ اور تیسری اس سے بھی زیادہ خراب ہوتی ہے۔ اسلام نے اولاد پیدا کرنے سے روکا نہیں بلکہ خود فرمایا قدموا لانفسکم تم اپنی عورتوں کے پاس اس لئے جاؤ کہ آگے نسل چلے اور تمہاری یادگار قائم رہے لیکن ساتھ ہی بتادیا کہ کھیتی کے متعلق خدا تعالیٰ کے جس قانون کی تم پابندی کرتے ہو اسی کو اولاد پیدا کرنے میں بھی مدنظر رکھو۔ اگر عورت کی صحت مخدوش ہو یا بچہ کی پرورش اچھی طرح نہ ہوتی ہو تو اس وقت اولاد پیدا کرنے کے فعل کو روک دو۔

۳:۔ یہ بھی بتایا کہ عورت سے ایسا تعلق رکھو جس کے نتیجہ میں اولاد پیدا ہو۔ اس سے خلاف وضع فطرت فعل کی ممانعت نکل آئی۔ چونکہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے اس لئے وہ بات کو اسی حد تک ننگا کرتا ہے جس حد تک اخلاق کو کوئی نقصان نہ پہنچتا ہو۔ لوگ انی شئتم سے غلط استدلال کرتے ہیں حالانکہ یہ الفاظ کہہ کر تو خدا تعالیٰ نے ڈرایا ہے کہ یہ تمہاری کھیتی ہے اب جس طرح چاہو سلوک کرو۔ لیکن یہ نصیحت یاد رکھو کہ اپنے لئے بھلائی کا سامان ہی پیدا کرنا۔ ورنہ اس کا خمیازہ بھگتو گے۔ لوگ جب اپنی لڑکیوں کی شادی کرتے ہیں تو لڑکے والوں سے عموماً کہا کرتے ہیں کہ ہم نے اپنی بیٹی تمہیں دے دی ہے۔ اب جیسا چاہو اس سے سلوک کرو۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ تم بے شک اسے جوتیاں مارا کرو۔ بلکہ مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ تمہاری چیز ہے اسے سنبھال کر رکھنا۔ پس انی شئتم کا مطلب یہ ہے کہ عورت تمہاری چیز ہے اگر خراب سلوک کرو گے تو اس کا نتیجہ تمہارے لئے بھی برا ہوگا اور اگر اچھا سلوک کرو گے تو اچھا ہوگا۔ مگر لوگوں نے بیوقوفی سے انی شئتم کا یہ مطلب لے لیا کہ " انھے واہ " یعنی اندھا دھند کرو۔ آریوں نے خصوصیت سے اس آیت پر اعتراض کیا ہے کہ اسلام نے مرد وعورت کے تعلقات کے بارہ میں اپنے متبعین کو غیر فطری طریق اختیار کرنے کی اجازت دی ہے حالانکہ ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ اَنّٰی شِئْتُمْ کے یہ معنے نہیں کہ اب خلاف وضع فطری فعل بھی تمہارے لئے جائز ہوگیا ہے بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ جب تمہاری بیویاں تمہارے لئے کھیتی کی حیثیت رکھتی ہیں تو اب تمہارا اختیار ہے کہ تم جس طرح چاہو ان سے سلوک کرو۔ یعنی چاہو تو اپنی کھیتی کو تباہ کرلو اور چاہو تو اس سے ایسے فوائد حاصل کرو جن سے دنیا میں بھی تم نیک نامی حاصل کرو اور آخرت میں بھی اپنی روح کو خوش کر سکو۔

دنیا میں کوئی احمق زمیندار ہی ہوگا جو ناقص بیج استعمال کرے یا بیج ڈالنے کے بعد کھیتی کی نگرانی نہ کرے اور اچھی فصل حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے۔ مگر عورتوں کے معاملہ میں بالعموم اس اصول کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور نہ تو جسمانی اور اخلاقی لحاظ سے بیج کی صحیح طور پر حفاظت کی جاتی ہے نہ عورت کی صحت اور اس کی ضروریات کا خیال رکھا جاتا ہے اور نہ بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مردوں کی صحت کو بھی نقصان پہنچتا ہے اور عورت کی صحت بھی برباد ہو جاتی ہے اور بچے بھی قوم کا مفید وجود نہیں ثابت ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بنی نوع انسان کو اسی اہم نکتہ کی طرف توجہ دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ جس طرح تم اپنی کھیتی کی حفاظت کرتے ہو اور اعلیٰ درجہ کی فصل پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہو۔ اسی طرح تمہارا فرض ہے کہ تم عورت کی بھی حفاظت کرو۔ آئندہ نسل کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دو تاکہ تمہاری کھیتی سے ایسا روحانی غلہ پیدا ہو جو دنیا کے کام آئے اور انہیں ایک نئی زندگی بخشے۔"

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۵۰۳-۵۰۵)

★★★★★★★★★

تحریک جدید کا ایک مطالبہ

☆☆☆ سادگی ☆☆☆

حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید ایسی الٰہی تحریک کے آغاز پر جماعت کے سامنے 27 مطالبات رکھے تھے جن پر عمل کرکے جماعت احمدیہ نے شاندار مقاصد حاصل کئے۔ ان مطالبات میں تحریک جدید کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے سب سے پہلا مطالبہ سادگی ہے۔

آپ نے فرمایا ہر احمدی گھر میں صرف ایک سالن پکایا جائے۔ ضرورت ہو تو نیا لباس بنوایا جائے۔

آپ نے ذاتی عمل سے تحریک جدید کے مطالبات پر عمل کرکے جماعت کے سامنے مثالی نمونہ پیش فرمایا تاکہ جماعت اس نمونہ کو اپنا کر تحریک جدید کے مالی جہاد میں وہ معیاری وعدہ پورا کرسکے جو آپ نے ماہانہ آمد کا 1/5 حصہ مقرر فرمایا یعنی اپنی ماہانہ آمد کا پانچواں حصہ ایک سال میں ادا کیا جائے۔

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ آپ کھانے پر بیٹھے تو دیکھا گھر میں 3 سالن پکے ہیں، آپ اٹھ کر کر چلے گئے اور کھانا نہیں کھایا آپ نے فرمایا جب میں نے جماعت کو ایک سالن استعمال کرنے کی تحریک کی ہے تو میرے گھر میں اس پر عمل کیوں نہیں ہوا۔ آپ نے 4 سال تک نیا لباس نہیں بنوایا بلکہ تحریک جدید سے پہلے کا بنا ہوا لباس پہنتے رہے۔ ایک دفعہ تحریک جدید کا بجٹ پورا نہیں ہو رہا تھا آپ نے اپنی نئی گاڑی منگوائی ہوئی تھی۔ فرمایا اسے بیچ کر رقم تحریک جدید کو دی جائے تاکہ بجٹ پورا ہو جائے۔ آپ نے تحریک جدید میں ایک لاکھ اٹھارہ ہزار چھ سو چھیاسی روپے ادا کئے۔

اگر آج ہم سب سادگی کے اس طریق کو اپنائیں اپنے کھانے پینے، اپنے رہن سہن اور شادی بیاہ پر سادگی اختیار کریں تو اپنے وعدوں کو بڑھا کر وہ معیار جو حضرت مصلح موعودؓ نے ماہانہ آمد کا 1/5 حصہ مقرر فرمایا ہے اسے بآسانی حاصل کرسکتے ہیں۔ آئیے قدم آگے بڑھائیں اور تحریک جدید کے مطالبات پر عمل پیرا ہوں۔

اس وقت جماعت احمدیہ امریکہ تحریک جدید میں جماعت احمدیہ جرمنی سے آگے بڑھنے کی کوشش میں ہے۔ لہذا ہمیں اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کرکے کوشش کرنی چاہئیے کہ جماعت جرمنی اپنا اعزاز برقرار رکھے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(مرسلہ:۔ شعبہ تحریک جدید جرمنی)

اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ.

(حدیث نبویؐ)

حسد بچوں کیوں کہ حسد نیکیوں کو اسی طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔

رویت الٰہی کا ایک ایمان افروز واقعہ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے خوشخبری عطا کرتے ہوئے فرمایا تھا " ینصرک رجال الھم من السماء " کہ تیری نصرت وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے اس کے نمونے حضورؑ کے صحابہ میں کثرت سے ملتے ہیں۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار بھی ایسے جلیل القدر صحابہ میں ہوتا ہے جن سے خدا تعالیٰ ہم کلام ہوتا اور اپنی نصرت کے نظارے دکھاتا تھا۔ حضرت مولانا صاحب کی خود نوشت سوانح حیات میں سے ایک واقعہ احباب کے ازدیاد علم وعرفان کے لئے پیش خدمت ہے جس سے نہ صرف یہ کہ نظام جماعت کی اہمیت اور اس سے وابستہ رہنے کی افادیت اجاگر ہوتی ہے بلکہ اس نظام کے لئے خدائی غیرت کا بھی بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے تابع نظام جماعت سے وابستہ رہتے ہوئے اس کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی سعادت عطا فرماتا رہے۔ آمین۔ (مدیر)

جس سال جی فی للہ مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب معہ اپنی بیگم صاحبہ کے ملک شام سے واپس آئے تو خاکسار ان دنوں جماعت احمدیہ کراچی کی درخواست پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت کراچی میں متعین کیا گیا۔ اس وقت اس جماعت کے امیر ایک انسپکٹر پولیس تھے۔ وہ میرے متعلق ایک عرصہ سے حسن ظن رکھتے تھے اور زیادہ تر ان ہی کی تحریک سے مجھے کراچی کی تربیت و اصلاح کے لئے بھجوایا گیا تھا۔ میرے وہاں پہنچنے پر انہوں نے ایک تقریب کی اور میرے متعلق بہت کچھ نیک خیالات کا اظہار بھی کیا۔

جب میں نے کچھ عرصہ وہاں قیام رکھا تو مجھے بعض معزز افراد جماعت نے متواتر یہ اطلاعات دیں کہ امیر صاحب جماعت مرکز کے ناظران اور کارکنان کے متعلق سخت اعتراضات اور نکتہ چینی کرتے رہتے ہیں اور اس طرح جماعت کے افراد میں مرکز سلسلہ کے متعلق بدظنی اور انتشار پیدا کرنے کا موجب ہو رہے ہیں چنانچہ انہوں نے اس ضمن میں بہت سی مثالیں پیش کیں۔

میں نے اس خیال سے کہ جب مرکز سلسلہ نے ان کو امارت کے عہدہ پر مقرر کیا ہے تو ان کو اس کا اہل سمجھ کر ہی کیا ہے باقی کمزوریاں اور نقائص عام طور پر انسانوں میں پائے جاتے ہیں۔ پس میں نے احباب کو جو فرداً فرداً میرے پاس آئے اچھی طرح سمجھایا کہ اگر وہ کسی بھائی کی کمزوری دیکھیں تو اول تو خطائے نظر تصور کرکے بدظنی سے بچیں اور اگر ان کو بغیر تجسس کے یقینی علم حاصل ہو تو کم از کم اس کی اصلاح کے لئے چالیس دن تک دعا کریں کہ اس کمزوری والے بھائی کی کمزوری اور نقص دور ہو اور اپنے نفس کو بدظنی سے بچائیں تاکہ " ان بعض الظن اثم " کے ارشاد سے خود ہی گنہگار نہ ہو جائیں۔ میں نے انہیں یہ بھی بتایا کہ کسی بھائی کی کمزوری اور عیب کی اشاعت کرنا بہت ہی معیوب ہے کیونکہ یہ غیبت ہے اور بعض مرویات میں الغیبۃ اشد من الزنا۔ یعنی غیبت کا گناہ زنا کے گناہ سے بھی بعض اوقات سخت ہوتا ہے کیونکہ زنا کے الفاظ بھی آئے ہیں انسان حتی الوسع چھپ کر کرتا ہے لیکن غیبت سے ایک شخص کے متعلق سوسائٹی میں بدظنی پھیل کر اسلامی جماعت کی روحانی اور اخلاقی وحدت پارہ پارہ ہو جاتی ہے اور سلسلہ حقہ کی بدنامی ہوتی ہے۔ میرے اس طرح سمجھانے کے باوجود بعض افراد نے اصرار کیا کہ امیر صاحب جماعت میں مرکز کے متعلق عیب چینی کی عادت ابھی تک پائی جاتی ہے اور اس کی اصلاح ضروری ہے۔

چونکہ امیر جماعت محکمہ پولیس کے ایک ہوشیار افسر بھی تھے انہوں نے اپنی حکمت عملی سے یا کسی خیال سے جس کی بنا میں ممکن ہے نیکی ہی ہو ایک دن اتوار کو مجھے دعوت پر بلایا جب کھانا کھا چکے تو انہوں نے سلسلہ کلام کا رخ مرکز سلسلہ کے افسر اور کارکنان کے خلاف پھیرا اور وہ تمام شکایت جو میں بعض دوستوں کی زبانی ان کے متعلق سن چکا تھا۔ انہوں نے دہرانی شروع کر دیں۔ میں نے ان کو درمیان میں روکنا پسند نہ کیا تاکہ وہ اپنے دل کا غبار نکال لیں۔

چنانچہ جب وہ سب کچھ کہہ چکے تو میں نے ان کو بطور ہمدردی اور خیر اندیشی سے کہا کہ آپ ایسے خیالات سے بچے دل سے توبہ کریں اس قسم کی بدظنیاں انسان کے ایمان کو فنا کر دیتی ہیں اور غیر مبائعین کا بد انجام بھی اسی وجہ سے ہوا ہے۔ گو آپ اپنے پیشہ کی وجہ سے اور لمبے عرصہ تک محکمہ پولیس کی ملازمت کی وجہ سے اپنی عادت تجسس اور بدظنی کی بنا چکے ہیں اور آپ کے محکمہ کا کام اسی تجسس اور شبہ پر چلتا ہے لیکن شریعت حقہ حسن ظنی کی تعلیم دیتی ہے اور بدظنی کو تقویٰ کے خلاف قرار دیتی ہے۔

چنانچہ میں نے اپنے بیان کی تشریح میں یہ واقعہ بھی عرض کیا کہ ایک دفعہ ماہ رمضان میں ایک روزہ دار شخص باہر سے کام کرکے آیا اور شدت پیاس اور بھوک کی وجہ سے کھانا کھانے بیٹھ گیا اس نے بھول کر کھانا بھی کھایا اور پانی بھی پیا اور اسے روزہ کے متعلق خیال نہ آیا۔ اس کو اس حالت میں بعض دوسرے اشخاص نے دیکھ کر لوگوں میں مشہور کرنا شروع کر دیا کہ فلاں شخص روزے نہیں رکھتا۔ بعض اور لوگوں نے جو اس کے اخلاص اور پابندی شریعت کو جانتے تھے اس بات کی تردید کی اور کہا کہ وہ روزے رکھتا ہے اور آج بھی اس نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ اس کے جواب میں ان معترضین نے قسمیں کھائیں کہ ہم نے اس کو دن کے وقت کھانا کھاتے اور پانی پیتے خود دیکھا ہے۔ وہ آج قطعاً روزہ دار نہ تھا۔

یہ تکرار اور شور وغوغا سن کر بعض لوگ مسجد میں امام صاحب کے پاس پہنچے اور متنازعہ امر کا ذکر کیا ابھی وہ اس بات کو بیان ہی کر رہے تھے کہ وہی شخص جس کے روزہ دار ہونے یا نہ ہونے کے متعلق بحث تھی اتفاق سے مسجد میں آگیا اور مسجد کے امام کی خدمت میں عرض کرنے لگا کہ میں ایک مسئلہ دریافت کرنے آیا ہوں میں خدا کے فضل سے روزے رکھتا ہوں اور آج بھی روزے سے تھا۔ لیکن جب باہر سے کام کاج کرتے ہوئے آیا تو آتے ہی بوجہ بھوک اور پیاس کے غلطی سے بھول کر کھانا وغیرہ کھا لیا مجھے اس وقت روزہ قطعاً یاد نہ تھا بعد میں مجھے یاد آیا کہ میں تو روزہ دار ہوں اور مجھ سے یہ غلطی ہوئی ہے اب شریعت کی رو سے جو فتویٰ ہو اس سے مطلع کیا جائے۔ اس شخص کی یہ بات سن کر دونوں فریق جو اس کے متعلق جھگڑا کر رہے تھے حیران و ششدر رہ گئے اور وہ لوگ جو اس کے متعلق بدظنی میں مبتلا تھے بہت ہی شرمندہ ہوئے۔

اس قسم کی بہت سی مثالیں دے کر میں نے جناب امیر صاحب پر بدظنی اور نکتہ چینی کرنے کی عادت کی شناعت کو واضح کیا اور مرکزی کارکنوں کے درجہ اور مقام کے متعلق روشنی ڈالی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قرب عطا کیا ہے۔ مقدس مرکز میں قیام کی توفیق دی ہے اور خلافت راشدہ حقہ کے فیوض سے براہ راست متمتع فرمایا ہے۔ امیر صاحب اس پر چپ ہو گئے اور دعا کے بعد مجلس برخواست ہو گئی۔

میں نے اس کے بعد اپنی ماہوار رپورٹ میں دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ میں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت کراچی کے لئے درخواست دعا کی ان دنوں جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ کے عہدہ پر تھے اور مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ ان کی جگہ پر قائمقام تھے۔ میری رپورٹ کے مرکز میں پہنچنے کے کچھ عرصہ بعد مجلس مشاورت کے موقعہ پر امیر جماعت کراچی قادیان آئے اور دفتر میں آکر میری رپورٹ بھی ملاحظہ کرلی (محترم نیر صاحب) نے غلطی سے لیکن نیک دلی سے یہ رپورٹ ان کو دکھا دی جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تادیبی کارروائی بھی فرمائی۔

** باقی آئندہ انشاء اللہ **

کوئی لطیف ہے ان پتھروں میں سویا ہوا

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے کیوں کہ اس دن کابل کی سرزمین میں برصغیر کے ایک نامور بزرگ اور عالم باعمل حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسیح محمدیؐ پر ایمان لانے کی پاداش میں علماء سوء کی سازش پر امیر کابل کے حکم سے سنگسار کرکے شہید کر دیا گیا (انا للہ وانا الیہ راجعون) اسی مناسبت سے محترم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کی ایک نظم ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔ (ادارہ)

کوئی لطیف ہے ان پتھروں میں سویا ہوا
اسی لئے ہے اجالا عجیب ہویا ہوا

پنپ رہی ہیں مکافات ظلم کی فصلیں
زمیں میں خون ہے کس بے گنہ کا بویا ہوا

دھڑک رہی ہے زمیں کانپتے مکانوں کی
مگر مکیں ہے کہ غفلت کی نیند سویا ہوا

وہ شخص اس شجر مثمر کے درپے تھا
خدا کے ہاتھ کا تھا جو شجر کہ بویا ہوا

مجھے نکال کے گھر سے وہ خوش تھا یوں جیسے
سر حسین کو نیزے میں ہو پرویا ہوا

اسے خبر ہی نہ تھی اپنی بے ثباتی کی
وہ بے خبر کہ تھا جھوٹی انا میں کھویا ہوا

وہ شخص اس طرح بے قدر ہو گیا جیسے
کرنسی نوٹ ہو کپڑوں میں کوئی دھویا ہوا

میں لکھ رہا ہوں فدایان قوم کا نوحہ
قلم ہے خون جگر میں مرا ڈبویا ہوا

ضروری گذارش

جملہ عہدیداران و قلمی معاونین اخبار احمدیہ کی خدمت میں عرض ہے کہ اپنی رپورٹس اور مضامین وغیرہ درج ذیل پتہ پر ارسال فرمایا کریں نیز جگنل یا مقامی سطح پر خصوصی طور پر منعقد کی جانے والی جماعتی تقریبات کی رپورٹس بھی ارسال فرمائیں۔

S. M. TAHIR
LUSTGARTEN STR. 8 B
61203 WECKESHEIM
Ph.06035-18501
(ادارہ)

بقیہ ۔ ایک روحانی پیشوا

میں اس کا جواب دیا کہ ہمارا ایمان ہے کہ مذہب کو عقل کی کسوٹی پر پرکھا جانا چاہیئے ۔ عقائد کا عقل سے ہی تطابق ہونا چاہیئے ۔

مذہبی نظریات سے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات میں آپ سائنسی نقطہ نظر سے بھی مثالیں پیش کرتے رہے ۔ مثلاً ایک سوال یہ تھا کہ اگر قرآن ہمیشہ کے لئے ہے تو یہ انسان کے ذہنی ارتقاء کے بدلتے ہوئے تقاضے کس طرح پورا کرسکتا ہے ؟ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا ! بعض چیزیں غیر مبدل ہوتی ہیں مثلاً کیمیائی عناصر کا طرز عمل یکساں ہی رہتا ہے ۔ بعض حساس معاملات سے تعلق رکھنے والے تنقیدی سوالات کے جوابات بھی آپ نے نہایت عمدگی سے دیئے اور کھلے حقائق کی روشنی میں اس نکھرے اور صاف انداز میں بات سمجھانے کی کوشش کی کہ جس کی سامعین کم ہی امید رکھتے تھے ۔

بقیہ ۔ تبلیغی مساعی کا جائزہ

ذکر ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں سعی کرنے والے جملہ احباب کو اجر عظیم عطا فرمائے ۔

ہمبرگ ریجن دوسرے نمبر پر رہا اس ریجن کو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ میں سب سے زیادہ مجالس سوال و جواب کا انعقاد اس ریجن میں کیا گیا جن میں سات صد افراد نے خدا کے پیارے خلیفہ کی بابرکت صحبت سے فیض حاصل کیا اور بعض کو بیعت کرکے خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا ۔

اس ضمن میں لجنہ اماء اللہ ہمبرگ سٹی کی کارکردگی خاص طور پر قابل ذکر ہے جو بڑی محنت اور لگن سے منصوبے بناکر دعوت الی اللہ کا کام کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے مثبت نتائج سے نوازتا رہے اور ان کی مساعی میں برکت دے ۔

ہمبرگ کے بعد بیعتوں کے لحاظ سے سٹٹگارٹ ریجن کا نمبر آتا ہے جہاں کل بیس تبلیغی نشستیں منعقد کی گئیں جن کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے دو صد کے لگ بھگ افراد کو جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت کی سعادت عطا فرمائی ۔ (الحمدللہ) جملہ تبلیغی مساعی میں زون Lahr تمام ریجن میں سرفہرست ہے ۔ عرصہ زیر رپورٹ میں محترم ذکریا خان صاحب نے بھی دورہ کیا جس کے مثبت نتائج مرتب ہوئے ۔ مزید نشستوں اور سٹال لگانے کا سلسلہ جاری ہے اللہ مزید ترقیات عطا فرمائے ۔

ریجن ویزبادن بھی خدا کے فضل سے اس میدان میں رواں دواں ہے اور بیعتوں کے لحاظ سے چوتھے نمبر پر ہے ریجن میں کل چالیس تبلیغی نشستوں کا انعقاد کیا گیا ۔ پندرہ تبلیغی سٹالز کے ساتھ ساتھ یکصد سے زائد نئے افراد سے رابطہ قائم کیا گیا ۔

اس ریجن کو بھی یہ سعادت حاصل ہوئی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ منعقد ہونے والی مجلس سوال و جواب میں غیر از جماعت افراد کو شامل کرسکے ۔ چنانچہ خدا کے فضل سے کم و بیش تین صد افراد (خواتین و مرد) اس مجلس سے فیض یاب ہوئے ۔ دیگر اجتماعی و انفرادی مساعی کے نتیجہ میں ڈیڑھ صد سے زائد افراد کو بیعت کرکے مشرف بہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہونے کی سعادت عطا ہوئی ۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک ۔

اس ریجن میں خاص قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ جماعت احمدیہ فرید برگ نے خدا کے فضل سے اپنا بیعتوں کا ٹارگٹ پورا کیا ۔ اللہ تعالیٰ اس میدان میں سعی کرنے والے جملہ کارکنان کو جزاء دے اور مزید اخلاص اور لگن سے ترقی کی جانب قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرماتا رہے ۔

کاسل ریجن بھی دعوت الی اللہ کے میدان میں فعال سمجھا جاتا ہے اور دوران ماہ اس ریجن کو بھی خدا کے فضل سے یہ سعادت میسر آئی کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نہ صرف یہ کہ اس ریجن میں تشریف لے گئے بلکہ چند روز قیام بھی فرمایا اس طرح خدا کے خلیفہ کی مہمانی کا شرف اس ریجن کو حاصل ہوا جو کہ ایک تاریخی اہمیت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے جملہ تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

حضور انور نے مختلف مجالس میں تشریف لاکر سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے ۔ جن میں سے ایک مجلس کا ذکر علاقہ کے ایک مشہور اخبار HNA نے بڑے عمدہ رنگ میں کیا ہے (جو کہ الگ طور پر شائع کیا جارہا ہے) ۔

ریجن بھر میں خدا کے فضل سے کم و بیش ڈیڑھ صد افراد کو جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی اس سلسلے میں میں مشرقی علاقہ میں بسنے والے بعض احباب بڑے جوش وجذبہ سے حصہ لیتے ہیں اللہ سب کو جزاء عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے ۔ آمین ۔

میونخ ریجن میں بھی سینکڑوں افراد تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا گیا ۔ محترم ذکریا خان صاحب نے بھی علاقہ کا دورہ کیا چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نصف صد سے زائد افراد کو حلقہ بگوش اسلام و احمدیت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ۔ نیز جہاں نومبائعین کے لئے تربیتی کلاسز کا انعقاد جاری ہے وہاں دیگر مختلف قومیتوں سے بھی نئے روابط قائم کئے جارہے ہیں اللہ تعالیٰ تمام مساعی کے نیک نتائج سے نوازے اور اپنے فضل سے شیریں ثمرات عطا فرمائے ۔ آمین ۔

ڈارمسٹڈ ریجن کو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ناصر باغ میں منعقد ہونے والی ایک مجلس سوال و جواب میں جرمن افراد کو لانے کا موقع ملا ۔ تاہم عرصہ زیر رپورٹ میں کسی بیعت کا ذکر نہیں کیا گیا ممکن ہے سہواً رہ گیا ہو ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے فضل سے دعوت الی اللہ کے میدان میں ریجن کے ہرفرد جماعت کو آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا کی بہترین حسنات سے نوازے ۔

لوکل امارات میں سے فرینکفرٹ میں اب کچھ بیداری کے آثار ظاہر ہورہے ہیں تاہم ابھی کوئی ٹھوس اور معین رپورٹ موصول نہیں ہوئی ۔ مربی سلسلہ مکرم مبارک احمد صاحب تنویر نے گذشتہ دنوں بعض حلقہ جات کا دورہ کرکے احباب کو اس اہم فریضہ کی اہمیت و افادیت اجاگر کی اور تمام افراد جماعت کو اس میدان میں بھرپور طور پر حصہ لینے کی تلقین فرمائی ۔ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو کامیاب فرمائے ۔ (آمین)

تبلیغ بیرون از جرمنی ۔ بعض یورپین ممالک میں دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دینے کے لئے بھی جماعت احمدیہ جرمنی کو سعادت ملتی رہتی ہے چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں اس ضمن میں بلغاریہ ، سلوینیا ، بوسنیا ، اور آسٹریا میں خدا کے فضل سے اس کے شیریں پھل بھی عطا ہوئے ہیں اور چار صد سے زائد افراد کو نور اسلام و احمدیت سے منور ہونے کی سعادت حاصل ہوئی ۔

ذیلی تنظیمیں ۔ اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ کی وساطت سے بھی تبلیغی میدان میں اچھے نتائج دیکھنے میں آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ چھ صد کے لگ بھگ بیعتوں کی خوشکن خبر موصول ہوئی ہے ۔ اسی طرح سالانہ اجتماع میں مختلف اقوام کے مابین دلچسپ علمی و ورزشی مقابلہ جات کا تجربہ بھی خدا کے فضل سے کامیاب رہا جو کہ نومبائعین کی تربیت کے لحاظ سے مستقبل میں ایک نہایت مفید اور مؤثر کردار کا ادا کرسکتا ہے اللہ تعالیٰ جملہ مساعی میں برکت عطا فرمائے ۔ اسی طرح مجلس انصار اللہ جرمنی نے بھی تبلیغی میدان میں آگے قدم بڑھایا ہے اور خدا کے فضل سے یکصد سے زائد افراد کو اسلام احمدیت کے نور سے منور ہونے کی سعادت حاصل ہوئی ہے ۔ (الحمدللہ)

اس کے ساتھ لجنہ اماء اللہ بھی اپنے علاقوں میں جماعت کے ساتھ مل کر اور اپنے طور پر بھی بعض پروگراموں پر عمل کررہی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ تمام افراد جماعت احمدیہ جرمنی کو اپنے پیارے امام کی خواہشات کے مطابق یہ فریضہ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور اس خدمت کو قبول فرمائے ۔

بقیہ ۔ مجلس شوریٰ جرمنی

الٰہی اور عبادات کی طرف توجہ مبذول کروائی اس کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ جرمنی نے گلے کی خرابی کے باعث مختصر اختتامی خطاب فرمایا جس میں انہوں نے انتظامی امور سے تعلق رکھنے والے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور رقت بھری اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اہم تقریب اختتام پذیر ہوئی ۔

نماز ظہر و عصر اور طعام کے بعد جملہ حاضرین ایک نئے ولولہ اور عزم کے ساتھ اپنے اپنے مقامات کی طرف عازم سفر ہوئے اللہ ہمیں اس اہم مجلس کے تقدس اور اہمیت کے پیش نظر اس کے جملہ تقاضے پورے کرتے ہوئے مقبول خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے نیز ہمیں سلسلہ احمدیہ کے لئے مفید وجود بنائے اور جماعت احمدیہ رواں دواں ترقیات کی منازل طے کرتی رہے ۔ آمین ۔

جلسہ سالانہ جرمنی 1997ء سے متعلق ضروری اعلانات

جماعت احمدیہ جرمنی کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۵ ، ۱۶ ، ۱۷ اگست ۱۹۹۷ء بمقام مئی مارکیٹ ، من ہائیم منعقد ہوگا ۔ انشاء اللہ العزیز ۔

احباب سے گذارش ہے کہ اس میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں ۔ نیز کام کرنے والے دوست ان ایام کے لئے رخصت لے لیں تو پوری طرح اس جلسہ کی برکات سے استفادہ کرسکیں گے ۔ جلسہ کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان بابرکت ایام سے کماحقہ استفادہ کرکے روحانی تازگی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ (افسر جلسہ گاہ)

☆☆☆

امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر ریجنز کے مابین حاضری کا مقابلہ ہوگا اور تناسب کے لحاظ سے حاضری میں اول آنے والے ریجن کو ایک شیلڈ بطور انعام دی جائے گی ۔ مزید تفصیلات کے لئے شعبہ ھذا سے رابطہ کیا جاسکتا ہے ۔ (شعبہ تبلیغ جرمنی)

شعبہ وقف نو جرمنی کی طرف سے ضروری اعلانات

جماعت احمدیہ جرمنی واقفین نو اور واقفات نو کے لئے ایک لوگو (Logo) تیار کرنا چاہتی ہے اس سلسلہ میں واقفین نو اور واقفات نو سے درخواست ہے کہ اپنی پسند کے مطابق لوگو تیار کرکے 30 جولائی تک شعبہ ھذا کو بھجوا دیں تاکہ ان کی پسند کو مدنظر رکھا جاسکے

****

واقفین نو کے والدین کی خدمت میں گذارش ہے کہ نیا سہ ماہی رپورٹ فارم بلیٹن میں بھجوایا جارہا ہے لہذا اپنے صدر صاحب جماعت سے وصول فرماکر آئندہ اس فارم پر رپورٹ ارسال فرمایا کریں ۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ۔

(خاکسار ۔ سیکرٹری وقف نو ۔ جرمنی)

★ _ ★ _ ★ _ ★ _ ★